السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام درج ذیل مسائل کے بارے میں کہ اذانِ اوّل کے بعد زیرِ ناف بال کاٹنا، غسل کرنا، تیل لگا کر کنگھی کرنا، کھانا کھانا۔ یہ چیزیں سعی الی الجمعۃ میں مانع ہے یا نہیں؟

(۲) کسی شخص نے چار رکعت صلوٰۃ التسبیح کی نیت باندھی اور قعدہ اولیٰ سے پہلے یا بعد میں نماز کسی وجہ سے فاسد ہوگئی اب وہ کتنی رکعت کی قضا کرے گا۔

(۳) ایک عورت کی زمین ہے وہ دوسری عورت سے کہتی ہے کہ آدھے پیسے آپ ملاؤ اور آدھے پیسے میں ملاتی ہوں اس زمین پر دکان یا مکان بناتے ہیں تعمیر ہونے کے بعد کرایہ پر دے دیں گے جو نفع ہوگا وہ آدھا آدھا لیں گے کیا یہ صورت جائز ہے یا نہیں؟

العارض

فیضان احمد حیدرآبادی

0336 2463074

دار الافتاء

فتویٰ نمبر ۲۲/۱۷۰۰۵

مورخہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

(۱)۔۔۔ کھانے کے علاوہ سوال میں مذکورہ چیزیں سعی الی الجمعۃ کے منافی نہیں ہیں بشرطیکہ خطبہ جمعہ فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو، البتہ کھانے کے مسئلہ میں یہ تفصیل ہے کہ اگر کھانے کی طرف رغبت اتنی غالب ہو کہ نماز کے دوران دل اس میں لگا رہنے کا اندیشہ ہو اور نماز سے فراغت تک کھانا بے لذت ہو جانے کا خطرہ ہو تو کھانا کھایا جا سکتا ہے، لیکن قصداً ان کاموں کو اذانِ اول تک مؤخر کرنا مناسب نہیں ہے۔

(ماخذ فتاوی عثمانی جلد اول، ص: ۵۳۲ کتاب الصلاۃ)

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (٢ / ١٦٣)

وَالْأَكْلُ أَيْ الَّذِي تَمِيلُ إلَيْهِ نَفْسُــهُ وَيَخَافُ ذَهَابَ لَذَّتِهِ عُذْرٌ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ كَمَا مَرَّ فِي بَابِهَا لَكِنْ يُشْـكِلُ مَا مَرَّ مِنْ وُجُوبِ السَّـعْيِ إلَى الْجُمُعَةِ بِالْأَذَانِ الْأَوَّلِ وَتَرْكِ الْبَيْعِ وَلَوْ مَاشِـيًا وَالْمُرَادُ بِهِ كُلُّ عَمَلٍ يُنَافِي السَّـعْيَ فَتَأَمَّلْ (قَوْلُهُ رُسْـتَاقِيٌّ) نِسْـبَةٌ إلَى الرُّسْـتَاقِ وَهُوَ السَّـوَادُ وَالْقُرَى قَامُوسٌ (قَوْلُهُ نَالَ ثَوَابَ السَّـعْيِ) أَمَّا الصَّـلَاةُ فَيَنَالُ ثَوَابَهَا عَلَى كُلِّ حَالٍ ط. مَطْلَبٌ إذَا شَـرَّكَ فِي عِبَادَتِهِ فَالْعِبْرَةُ لِلْأَغْلَبِ

دار الافتاء

الدر المختار – (٢ / ١٦١)

(وَوَجَبَ سَـعْيٌ إلَيْهَا وَتَرْكُ الْبَيْعِ) وَلَوْ مَعَ السَّـعْيِ، فِي الْمَسْـجِدِ أَعْظَمُ وِزْرًا (بِالْأَذَانِ الْأَوَّلِ) فِي الْأَصَـحِّ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي زَمَنِ الرَّسُـولِ بَلْ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ. وَأَفَادَ فِي الْبَحْرِ صِـحَّةَ إطْلَاقِ الْحُرْمَةِ عَلَى الْمَكْرُوهِ تَحْرِيمًا (وَيُؤَذِّنُ) ثَانِيًا (بَيْنَ يَدَيْهِ) أَيْ الْخَطِيبِ.

(۲)۔۔۔ مذکورہ صورت میں اگر نماز قعدۂ اولی سے پہلے فاسد ہوگئی تو صرف دو رکعت کی قضاء ہوگی اور قعدۂ اولی کے بعد فاسد ہوگئی تو چاروں رکعات کی قضاء واجب ہے۔ (احسن الفتاوی: ۳/۴۸۴)

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (٢ / ٣٢)

(قَوْلُهُ فِي خِلَالٍ) قَيَّدَ بِهِ لِأَنَّهُ لَوْ نَقَضَ بَيْنَ آخِرِ الْقَعْدَةِ الْأُولَى وَبَيْنَ الْقِيَامِ إلَى الثَّالِثَةِ لَا يَلْزَمُهُ شَـيْءٌ لِأَنَّ الشَّـفْعَ الْأَوَّلَ قَدْ تَمَّ بِالْقَعْدَةِ، وَالثَّانِي لَمْ يَشْـرَعْ فِيهِ حِينَئِذٍ. وَقَدْ ذَكَرَهُ الْمُصَـنِّفُ بَعْدَهُ بِقَوْلِهِ وَلَا قَضَـاءَ لَوْ قَعَدَ قَدْرَ التَّشَـهُّدِ ثُمَّ نَقَضَ.

(قَوْلُهُ أَوْ الثَّانِي) أَيْ وَكَذَا يَقْضِـي رَكْعَتَيْنِ لَوْ أَتَمَّ الشَّـفْعَ الْأَوَّلَ بِقَعْدَتِهِ ثُمَّ شَـرَعَ فِي الثَّانِي فَنَقَضَهُ فِي خِلَالِهِ قَبْلَ الْقَعْدَةِ فَيَقْضِي الثَّانِيَ فَقَطْ لِتَمَامِ الْأَوَّلِ، لَكِنْ يَنْبَغِي وُجُوبُ إعَادَةِ الْأَوَّلِ لِتَرْكِ وَاجِبِ السَّلَامِ مَعَ عَدَمِ انْجِبَارِهِ بِسُجُودِ سَهْوٍ

(جاری ہے۔۔۔)

كَمَا هُوَ الْحُكْمُ فِي كُلِّ صَلَاةٍ أُدِّيَتْ مَعَ تَرْكِ وَاجِبٍ، وَلَا يُخَالِفُ ذَلِكَ كَلَامَهُمْ هُنَا، لِأَنَّ كَلَامَهُمْ فِي لُزُومِ الْقَضَاءِ وَعَدَمِهِ بِنَاءً عَلَى الْفَسَادِ وَعَدَمِهِ وَالْإِعَادَةُ هِيَ فِعْلُ مَا أُدِّيَ صَحِيحًا مَعَ الْكَرَاهَةِ مَرَّةً ثَانِيَةً بِلَا كَرَاهَةٍ.

(۳)۔۔۔مذکورہ معاملہ باہمی رضامندی سے جائز ہے۔

البحر الرائق، دارالكتاب الاسلامي – (٥ / ١٨٠)

(قَوْلُهُ: شَرِكَةُ الْمِلْكِ أَنْ يَمْلِكَ اثْنَانِ عَيْنًا إرْثًا أَوْ شِرَاءً) بَيَانٌ لِلنَّوْعِ الْأَوَّلِ مِنْهَا وَقَوْلُهُ إرْثًا أَوْ شِرَاءً مِثَالٌ لَا قَيْدٌ فَلَا يَرِدُ أَنَّ ظَاهِرَهُ الْقَصْرُ عَلَيْهِمَا مَعَ أَنَّهُ لَا يُقْصَرُ عَلَيْهِمَا، بَلْ تَكُونُ فِيمَا إذَا مَلَكَاهَا هِبَةً أَوْ صَدَقَةً أَوْ اسْتِيلَاءً بِأَنْ اسْتَوْلَيَا عَلَى مَالِ حَرْبِيٍّ أَوْ اخْتِلَاطًا كَمَا إذَا اخْتَلَطَ مَالُهُمَا مِنْ غَيْرِ صُنْعٍ مِنْ أَحَدِهِمَا أَوْ اخْتَلَطَ بِخَلْطِهِمَا خَلْطًا يَمْنَعُ التَّمْيِيزَ أَوْ يَتَعَسَّرُ كَالْحِنْطَةِ مَعَ الشَّعِيرِ.

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد علی قرغیزی عفی اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۶ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ

۱۸ مارچ ۲۰۱۵ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح
محمود اشرف عفا اللہ
۲۶/۵/۱۴۳۶ھ

۲۷/۵/۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب
۲۶/۵/۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح
محمد عبداللہ عفی عنہ
۲۷-۵-۱۴۳۶ھ

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۲۲/۱۸۰۰
۲۶/۵/۱۴۳۶ھ
۱۹/۳/۲۰۱۵ء